Digitized by Khilafat Library Rabwah.

# اشاعۃ السنۃ النبویہ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

نمبر ہشتم — جلد پنجم

معہ

ضمیمہ متضمن مسایل مذہب مجدد اہل السنہ

باہ رمضان ۱۲۹۹ھ مطابق اگست ۱۸۸۲ء

شرح قیمت و غیرہ امور متعلقہ رسالہ

| درجہ خریداری | تفصیل خریداران بشرح مراتب | قیمت سالیانہ بابت رسالہ | قیمت سالیانہ بابت رسالہ و ضمیمہ |
|---|---|---|---|
| درجہ مرتبہ | | | |
| ۱ اخص قیمت | اسلامی ریاستوں کے نواب و رئیس | لا وعلیٰ | لے |
| ۲ خاص قیمت | گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و معاونان و لائبریری و سوسائٹی ہا | ۱۰ | ۱۲ |
| ۳ عام قیمت | متوسط اہل وسعت | ۷ | ۸ |
| ۴ رعایتی قیمت | کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور سالانہ پیشگی داخل کریں | ۷ | ۸ |
| ۵ الٰہی قیمت | بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھیں مگر علمیت رکھیں اور اشاعت کریں۔ | ثواب آخرت | ادعائے خیر |

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت ہوگا ہان رسالہ بدون ضمیمہ ملسکیگا اسکی وجہ یہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتوں کی تفصیل و دلیل رسالہ میں مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب براری ناظرین ممکن نہیں اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہیں ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے۔

جن کے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماویں جس مہینہ کا پرچہ وصول پاویں اور جنکو خریداری منظور نہ ہو وہ اصل رسالہ یا صرف اسکا ضمیمہ واپس کردیں +

خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے۔

راقم ابو سعید محمد حسین از بٹالہ ضلع گورداسپور

مطبوعہ عربی پاش مشین پریس امرتسر

# انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

اس ماہ کی کارروائی ہائے معروضہ نمبر (۴) کے بعد کئی اور عمدہ اور ملک و مذہب کے لئے مفید کارروائیاں کی ہین (۱) ضمیمہ رپورٹ انجمن ہمدردی اسلامی جسکا ذکر کیفیت مندرجہ ضمیمہ مین ہو چکا ہے اور وہ بعینہ بعد اختتام جوابات سوالات کمیشن منقول ہوگا باتفاق رائے ممبران منظور کی حسب ضابطہ مطلا کاغذ پر تحریر پاکر کمیشن تعلیم کیطرف روانہ ہوا۔ (۲) نواب صاحب بھوپال (جنکی انجمن ہمدردی کے لئے پیٹرن یعنی حامی و مربی مقرر ہونیسے نمبر ۲ مین اطلاع دیگئی تہی) کی خدمتمین انجمن ہمدردی کا ایڈریس مطلا متضمن درخواست منظوری روانہ ہوا (۳) ۱۹ اکتوبر کے جلسہ عام مین نواب صاحب محمد عنایت علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا دیس پیٹرن ہونا باتفاق رائے منظور ہوا اور انکی خدمتمین ایڈریس مطلا بدرخواست منظوری روانہ ہوا (۴) رزولیشن لوکل سلف گورنمنٹ (خود حکومتی رعایا کی تجویز) پر جو گورنر جنرل دوسرے احال کی فیاضی و سبق ملک خیر خواہی کے نتائج و آثار سے جسمین گورنر جنرل بہادر ملک کے لایق اشخاص کو حکومت کا طریق سکھانا اور انکو حاکم و شہریک سلطنت بنانا چاہتے ہین) پر یہ انجمن نہایت عرقریزی سے غور و بحث کر رہی ہے۔ اس بحث کے لئے انجمن نے ایک سلکٹ (منتخب) کمیٹی مقرر کی ہے جو ہر روز اسمین غور و بحث کر رہی ہے اسی بحث و غور کے لئے خاکسار لاہور مین وارد ہوا اور تا تمام و تکمیل رپورٹ سلکٹ کمیٹی اور اسکی منظوری کے لاہور مین رہیگا)۔

اس کارروائی کی مفصل کیفیت اور اس رزولیشن کے جو حصص کو ہم کسی پرچہ آیندہ مین شایع کرینگے اور شایقین حالات انجمن کو دکہائینگے کہ یہ انجمن کس سرگرمی کے ساتہ اپنے ملک و قوم کی دینی و دنیوی بہبودی مین ساعی ہے

(۵) پنجاب یونیورسٹی (جسکے دینی و دنیوی فوایدکا بیان انشاء اللہ نمبر ۷ جلد ۹ مین ہو چکا ہے) کے بل پاس ہونے پر انجمن نے جلسہ عام کیا اور اس مین اس نعمت کے شکریہ مین نواب گورنر جنرل دوسرے ہند اور نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب (جنکی دلی توجہ سے بل پاس ہوا ہے) کے نام کی ایڈریس تحریر ہوئی ہین جو عنقریب ان کے حضور مین پیش ہونے والے ہین۔ گورنر جنرل کے ایڈریس

مین انکی اور متعدد احسانات کا (جو یوماً فیوماً ملک پر مبذول ہو رہی ہین) بہی شکریہ ادا کیا گیا ہی اسکی تفصیل کو موقع ملا تو ہم پرچہ آیندہ مین درج کرینگی۔ (۶) اس انجمن کے عام جلسون مین کئی معزز و نامی اشخاص ممبر قرار دئے گئے ہین جنکی نام نامی بترتیب فہرست مندرجہ نمبر ۴ درج ذیل ہین۔

| نمبر | نام عہدہ یا خطاب | کسکی تحریک سے | کسکی تائید سے | کیفیت مذہب وغیرہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰۶ | نواب محمد عنایت علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ ویسر پیٹرن انجمن ہذا | سکرٹری | پریسیڈنٹ | اہلحدیث یا حنفی |
| ۱۰۷ | ڈاکٹر رحیم خان صاحب بہادر آنریری سرجن و ممبر سنٹ پنجاب یونیورسٹی۔ | " | | حنفی |
| ۱۰۸ | شیخ رحیم بخش صاحب رئیس و سوداگر انارکلی۔ | " | " | اہلحدیث یا حنفی |
| ۱۰۹ | حافظ احمد علیخان صاحب سوداگر۔ | " | " | ایضاً |
| ۱۱۰ | حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکما اڈیٹر رسالہ حافظ صحت | " | " | ایضاً |
| ۱۱۱ | شیخ انعام علی صاحب متعلم گورنمنٹ کالج | " | " | ایضاً |
| ۱۱۲ | شیخ شرف الدین صاحب اڈیٹر کوہ نور لاہور | " | " | حنفی |
| ۱۱۳ | حافظ احسان اللہ صاحب سوداگر | " | " | اہلحدیث یا حنفی |
| ۱۱۴ | مولوی غلام مصطفے صاحب مدرس دوم ریاضی یونیورسٹی | " | " | حنفی |
| ۱۱۵ | مولوی محمد دین صاحب مدرس دوم فارسی یونیورسٹی کالج | " | " | " |
| ۱۱۶ | منشی عبد العزیز صاحب سررشتہ دار چیف انجنیر انہار | " | " | " |
| ۱۱۷ | منشی گلاب دین صاحب نقشہ نویس | " | " | اہلحدیث |
| ۱۱۸ | منشی فضل الدین صاحب نقشہ نویس چیف انجنیر تعمیرات | " | " | ایضاً |
| ۱۱۹ | مولوی قاضی ظفر الدین صاحب مدرس دوم عربی یونیورسٹی کالج | " | " | حنفی |
| ۱۲۰ | حافظ مشتاق احمد صاحب مدرس شملہ | " | " | حنفی |

| نمبر | نام عہدہ یا خطاب | کس حیثیت سے | کس حیثیت سے | کیفیت وغیرہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۱ | محمد افضل خان صاحب سدوزئی ڈیرہ اسمٰعیلخان | سکرٹری | پریسیڈنٹ | اہلحدیث |
| ۱۲۲ | منشی احمد دین صاحب کلرک چیف انجینیر تعمیرات | 〃 | 〃 | ایضاً |
| ۱۲۳ | شیخ عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۲۴ | شیخ خیر الدین ایضاً | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۲۵ | منشی ہیران بخش صاحب معتمد ماٹن صاحب وکیل | 〃 | 〃 | حنفی |
| ۱۲۶ | حاجی محمد دین صاحب کوٹھی دار لاہور | 〃 | 〃 | اہلحدیث |
| ۱۲۷ | منشی عمر الدین صاحب ملازم چونگی لاہور | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۲۸ | منشی چراغدین صاحب کلرک چیف انجینیر انہار | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۲۹ | منشی عبدالرحمٰن صاحب کلرک محکمہ لفٹنٹ گورنر پنجاب | 〃 | 〃 | اہلحدیث یا حنفی |
| ۱۳۰ | مفتی احسان علی صاحب محرر انجمن پنجاب | 〃 | 〃 | حنفی |
| ۱۳۱ | منشی کرم الٰہی صاحب ملازم مطبع سرکاری | 〃 | 〃 | حنفی |
| ۱۳۲ | شیخ محمد عمر صاحب مختار بٹالہ | 〃 | 〃 | اہلحدیث |
| ۱۳۳ | عمر دین صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج | 〃 | 〃 | 〃 |
| ۱۳۴ | لالہ نہال چند صاحب متعلم گورنمنٹ کالج لاہور | 〃 | 〃 | بندہ ہیں صرف انجمن کے اغراض دنیاوی میں شریک ہیں۔ |
| ۱۳۵ | سردار چڑھت سنگھ صاحب منیجر انجمن پریس | 〃 | 〃 | سکھ ہیں ایضاً |

## بقیہ مضمون فرشتے اور انکی حقیقت

خدا کے لئے اتنا تو ضرور ہی سمجہاوین کہ جہان مطلق ملایکہ کا ذکر ہی وہان خدا و رسول کی مراد کس چیز کی قوت ہے
بڑی حیرت تو یہہ ہی کہ باوجودیکہ سید صاحب خود فرماتے ہین کہ الفاظ قرآن مجید کے وہی معنی لئے
جاوینگے جو ان پڑہ اہل عرب انکے معنی حقیقی یا مجازی موافق اپنے بول چال کے سمجہتے تہے۔ نہ وہ کہ کسی علم کے
عالمون نے بموجب اپنی اصلاح کے قرار دئے ہین کیونکہ خود خدا تعالی فرماتا ہی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ۔
پہر سمجہہ مین نہین آتا کہ لفظ ملک یا ملایکہ کے وہ معنی کیون کئے جاتے ہین جو عرب کے کسی ان پڑہ نے
تو درکنار کسی پڑہے لکہے بلکہ بانی اسلام نے بہی نہ سمجہے اور نہ کئے۔ قرآن حدیث کے الفاظ و محاورات
اس قسم کے ہین جس سے سید صاحب کے گہڑے ہوے اور بناوٹی معنون کو کچہہ لگاؤ معلوم نہین ہوتا
اور اگر درحقیقت انکے وہی معنے ہین جو سید صاحب یا انکے پیرو وہم خیال بیان کرتے ہین تو خدا
و رسول سے بڑہکر کوئی دہوکا و مغالطہ دینے والا نہین ٹہرتا تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا۔
آنریبل صاحب ایک جگہہ تفسیر مین عام مسلمانون کے اعتقاد کے ابطال مین یہہ بہی فرماتے ہین کہ اونہون نے
یہ اعتقاد (جو وہ ملایکہ کی نسبت رکہتے ہین) یہودیون اور بت پرستون سے سیکہا ہے۔
مین (راقم مضمون) کہتا ہون کہ اگر کسی امر مین یہودی مجوسی عیسائی بت پرست اور مسلمان
متفق و متحد الاعتقاد ہون (بشرطیکہ مسلمانون کا اعتقاد قرآن و حدیث پر مبنی ہو صرف انہی
کی تقلید سے نہ ہو) تو اہل اسلام پر یہہ اعتراض کہ یہہ اعتقاد تو یہودیون یا مجوسیون یا عیسائیون کا
ہے اور اسمین مسلمان انکے پیرو ہین۔ مین نہین سمجہتا کہ اس سے بڑہکر کون سی بے انصافی
ہوگی درحقیقت ایسا تہود تمجس تنصر اس اسلام سے ہزارون درجہ اچہا ہے جسکی اصل نہ تو
خدا کا فرمودہ ہو نہ رسول کا ارشاد۔
ہائے افسوس قرآن کو بہی دیکہتے ہین اور جہان عام مسلمانون کے اعتقاد کی اصل و دلایل کے آگے
پیش نہین چلتی وہان اسکو مجبوراً تسلیم بہی کر لیتے ہین ولیکن بے بنیاد و بیہودہ اعتراض کر کر
اسکی اصلیت مٹانے اور ٹٹی کی اوٹ مین شکار کہیلنے سے نہین رہ سکتے چنانچہ ایک جگہہ تفسیر مین

فرماتے ہین"۔ یہہ بات تو تسلیم کیجاتی ہے کہ لغت کی کتابون مین لفظ ملک کے معنی ایلچی یا رسول یا پیغامبر کے ہین۔ مگر یہہ تسلیم نہین ہوسکتا۔ کہ قدیم مشرکین عرب سکا اطلاق ہر قسم کے رسولون پر کرتے تہے جنکو یہودی ملک یا ملایکہ کہتے تہے" لاحول ولا قوۃ الا باللہ حضرت آپ قدیم مشرکین عرب کو کیا کہتے ہین۔ خدا کو دیکہو۔ کہ اس نے انہی ملایکہ کو جن کا یہود اعتقاد رکہتے تہے رسل فرمایا ہے اور صاف کہدیا ہے کہ اللہ چن لیتا ہے فرشتون مین سے پیغمبر۔ اور انسانون مین سے اور اگر اس سے کوئی اور ملایکہ مراد ہون جنکا تمام جہان کے برخلاف

| |
|---|
| ان اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس۔ ان اللہ سمیع بصیر |

سید صاحب اعتراض رکہتے ہین تو وہی فرماوین کہ وہ رسول کون سے ہین اور ان پر رسل کے لفظ کا اطلاق کیونکر ہوسکتا ہے۔

من کان عدوا لجبریل الآیہ کی تفسیر مین ایک جگہ جناب نے گل فشانی کی ہے کہ جن آیتون مین خدا نے فرشتون کو جداگانہ مخلوق ٹہرایا ہے اور انکی حب و بغض کا ذکر فرمایا ہے انہین یہودیون کے خیال معتدیہ کو حکایت کیا ہے اپنی طرف سے بطور کلام مقصود کچہہ ذکر نہین کیا۔

اس تقریر سے **اول** تو خدا پر بہاری اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اس نے یہون کے غلط خیال کا ابطال کیون نہ کیا۔ اور اولٹا اسی تسلیم کرکے انہین کے عندیہ کے بموجب یہ ارشاد کیون فرمایا۔ کیا وہ یہہ نہین کہسکتا تہا۔ کہ ای بیوقوفو۔ جاہلو۔ جبرئیل ایسی چیز تہوڑا ہی ہے جس سے دشمنی کیجائے۔ وہ تو ایک پیغمبر یا ملکوت کا نام ہے جسکو ملکہ نبوت کہا جاتا ہے اس سے دشمنی کیونکر ہوسکتی ہے۔ وہ شے غیر ذوارادہ استقام ہے اور نا قابل عداوت تمہارا یہہ خیال ہی سراسر غلط ہے۔ اور تسپر دشمنی اس سے بڑہکر جہالت۔

**دوسری** یہہ کہ قرآن و حدیث مین بہت سے ایسے مقام ہین جہان نہ یہودیون کے خیال کی حکایت ہے نہ کسی اور کے عندیہ کا بیان۔ بلکہ وہان مستقل طور پر انکا ذکر

مطلوب و مقصود ہے - اور اس مین تاویل کی گنجایش مفقود —

**افسوس** - سید صاحب کو قطع نظر پہلے امر سے آیت بالا کی تفسیر لکھتے وقت یہ خیال نہ آیا کہ یہہ تو پہلی ہی سورت ہے - ابہی قرآن بہرا پڑا ہے - آگے چلکر اِس قسم کے سیکڑون آیتین موجود ہین - جنمین سوائے اسکے کہ فرشتون کو ایک جداگانہ مخلوق ماننا پڑے گا کچھہ پیش نہین چل سکتی —

**چونکہ** یہہ مضمون ایک بڑا بحث اور طوالت طلب تہا اِسلئے میرا ارادہ تہا کہ ہر ایک امر کی نسبت بحث کر کر ایک ایک کو طے کرون - لیکن اپنے مہربان اوستاد جناب مولوی ابوسعید صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ اونہون نے پہلے ہی اسپر کامل طور پر بحث فرماکر مجہے اِس بار سے سبکدوش فرمایا - ساتہہ ہی مولوی ابوالمنصور صاحب (امام فن مناظرہ اہل کتاب) کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ رہی سہی بات کو اونہون نے نبیڑ ڈالا اور اورون کو اِس بارہ مین قلم اُٹہانے سے بالکل فارغ کر دیا - حضرت مولینا ابوسعید صاحب کا خاصکر یہہ شکریہ بہی ادا کرتا ہون - کہ ان کے بدولت مجہے حق سوجہا اور باطل خیال دل سے نکلا (خدا انکی قلم و زبان مین برکت بخشے - اور گم گشتگان بادیہ ضلالت کو ہدایت) -

اب مین حضرت مجیب الدعوات کی جناب مین یہہ دعا کر مضمون ختم کرتا ہون - کہ اے خداوند جیسے تو نے مجہے اپنے سیدہی راہ دکہائی ہے - اسیطرح میرے اُن نیچری دوستون کو بہی (جنکے دلون مین وہی غلط خیال مرکوز ہے) صراط مستقیم دکہا - وہ بہی میری طرح تیرے اور تیرے رسول کے فرمودہ پر غور کرین - اور اسکو اسیطرح مانین جسطرح مینے مانا - آمین آمین -

راقم فتح محمد خان از ہوشیارپور

---

بہ دیکہو شمارہ ۱۱ سنہ ۱ جلد ۲ صفحہ ۲۹ سے ۳۱ —

# مضمون فاضل بھاری در رد مذہب نیچر پرستی عقلی

## منتخب

## از

## رسالہ ٹی جی اسکاٹ صاحب

جاننا چاہیئے کہ بعض لوگ دعوی کرتے ہین کہ عقل و نیچر مذہب کیواسطے کافی ہے اور الہام کی کچھہ ضرورت نہین ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ جب ہم اِن مذہبون مین غور کرتے ہین جو اکثر عقلی و نیچری مذہب ہین تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ نیچر (خلقت) کے دیکھنے سے عقل صحیح مذہب نہین نکال سکتی دیکھو اکثر لوگون نے اسی عقل سے دیوی اور دیوتون کو معبود قرار دیا ہے علاوہ اسکے اونہون نے اپنے مذہبون مین ایسی رسمین و دستور نکالے ہین جنمین نادانی اور نقصان بہت معلوم ہوتا ہے تو انکی عقل کہان کافی ہوئی - اُن قومون کے عالمون کی بھی اکثر معاملہ بہت ناقص معلوم ہوتے ہین مثلاً بعض معاملون مین جھوٹ بولنا خون کرنا خودکشی وغیرہ جایز رکھا ہے یعنی ایسی باتین جایز رکھتے ہین جسسے انسان مین بڑی ابتری اور نقصان پیدا ہوتا ہے - یہان پر کوئی اعتراض نہین کر سکتا کہ ان قومون کی عقل اچھی نہین تہی اور وہ لوگ تعلیم یافتہ نہ تہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ وہ لوگ طرح طرح کے علوم سے واقف تہے علم موسیقی - علم نجوم - علم منطق علم ریاضی وغیرہ خوب جانتے تہے مثلاً قدیم مصری اور یونانی اور رومی اور ہندوستانی اور چین وغیرہ کے لوگ کہ باوجود یکہ عقل کی کوتاہی ان لوگون مین نہ تہی - تاہم عقل کے ذریعہ سے اصلاح پر نہ آے اور نہ خدا کو اچھی طرح پہچانا حق یہہ ہے کہ نیچر (خلقت) کے دیکھنے سے مذہب کیواسطے عقل کفایت نہین کرتی اور غور کرنے سے ہمین معلوم ہوتا ہے کہ مذہب کے معاملہ مین عقل کافی نہین ہے جو لوگ عقلی مذہب کو مانتے ہین انکا یہہ دعوی ہے کہ خدا کا قانون سزا یا جزا کے بارے مین انسان کو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے پس اسی بنا پر وہ کہتے ہین کہ لکھا ہوا قانون بذریعہ الہام کے کچھہ ضرور نہین ہے لیکن اس دعوی پر یہہ اعتراض لازم آتا ہے کہ پہلے قانون

خود بہی تجربہ ہے مگر عام خیالون مین یہہ امداد مشنری سکون کی بلحاظ تعلیم مذہب عیسائی ناواجب سمجہی جاتی ہے ہرچند مشنری سکولون کی تعلیم سے کسیقدر فایدہ دنیوی ہے مگر اس فایدہ بمقابلہ مذہبی نقصان چندان لحاظ نہین کیا جاتا۔

**سوال ۳۱** درجہ ثانی کے سکولون کے مدرسون کے لئے یونیورسٹی کا سلسلہ خواندگی کافی طور سے تعلیم بخش ہے یا اس امر کے لئے خاص خاص نارمل سکول درکار ہین۔

**جواب ۳۱** پیشک یونی ورسٹی کا سلسلہ تعلیم وخواندگی درجہ دوم کے مدرس ہونے کے لئے کافی ہے بشرطیکہ ان لوگون کے امتحان مین جو یونیورسٹی کا امتحان پاس کرکے مدرس بننا چاہین ایک علم یا شاخ طریقہ تعلیم بہی مقرر کیجاوے اور انکی قدیمی علمی امتحان کو بہی بہ نسبت سابق سخت کردیا جاوے جسمین فیصدی ۶۰ یا ۵۰ نمبر پانیکی قید ہو اور اسکی ترغیب کے لئے کچہہ انعام یا وعدہ نوکری دیا جاوے چنانچہ نمبر ۹ کے جواب مین معروض ہوچکا ہے۔

**سوال ۳۲** - اسکولون کو ملاحظہ کرنیکا آپ کے صوبہ مین کیا قاعدہ ہے اور کس امور مین یہہ قابل ترمیم ہے

**جواب ۳۲** ہمارے صوبہ مین سکولون کے ملاحظہ کا قاعدہ تو یہہ مقرر ہے کہ چیف محرر و سٹرکٹ انسپکٹر اپنے اپنے علاقہ کے سکولون کو چار دفعہ سال مین ملاحظہ کرین لیکن اس قاعدہ پر پورا عمل نہین ہوتا۔ انسپکٹران (جو صوبہ پنجاب مین چار ہین) اور انکے اسسٹنٹ (جو حلقہ انبالہ مین ایک اور حلقہ لاہور مین دو ہین) اور ڈسٹرکٹ انسپکٹران اور چیف محرر اُن مین سے اکثر اپنے حلقہ کو اس قاعدہ کے موافق دیکہہ نہین سکتے۔ اس کافی انسپکشن نہ ہونیکی نظر سے یہہ بہی کہا جاسکتا ہے کہ رپورٹین اور نقشجات مدرسین قابل اطمینان نہیں۔ ہمارے نزدیک ڈائرکشن اور انسپکشن دونون قابل ترمیم یا تنسیخ ہین۔ ہمارے خیال مین مناسب ہے کہ انسپکٹر اور ان کے اسسٹنٹ یک قلم

موقوف کئے جاوین اور ڈائرکٹر سے ڈایرکشن کا کام لیا جاوے انسپکٹرون کا کام ڈسٹرکٹ بورڈون کے سپرد کیا جاوے۔ جنکے ممبر اور انکے اختیارات اس شرط تفصیل سے ہون جو جواب نمبر ۱ مین ہم عرض کر چکے ہین اور رزولیوشن لوکل سلف گورنمنٹ کا بھی وہی منشا ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور انکے ماتحت لوکل بورڈ زانہی تنخواہون مین بہت سے دیسی انسپکٹر اور دیسی انسپکٹر مقرر کر سکتے ہین جو تمام سکولون کو بہت دفعہ اچھی طرح ملاحظہ کرین۔ ممبران ڈسٹرکٹ بورڈز لوکل بورڈز (جو تعلیم یافتہ ہون) خود بھی سکولون کا ملاحظہ کر سکتے ہین۔ اور بہت سی آنریری انسپکٹر بہم پہنچا سکتے ہین جو صرف ممبر ہونے اور کوئی معزز خطاب پانے سے انسپکشن کر سکتے ہین۔ اس انتظام سے انسپکشن شعبہ تعلیم کی ضرورت باقی نہین رہتی اور منجملہ اس روپیہ کے جو تقریبًا ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ جو انسپکشن مین بلا فایدہ صرف ہوتا ہے تھوڑے روپیہ مین کافی انسپکشن ہو سکتا ہے اور باقی ماندہ روپیہ تعلیم مین کام آسکتا ہے ایسا ہی ڈایرکٹر کا کام لوکل باڈیز سے بصلاح و مشورہ یونیورسٹی ہو سکتا ہے رہا لوکل باڈیز کے کاغذات اور رپوٹون کو گورنمنٹ مین پیش کرنا اور ہدایات گورنمنٹ کو وقتاً فوقتاً لوکل باڈیز کو پہنچانا اس امر کے لئے بجاے ڈائرکٹر ایک عہدہ دار جسکی تنخواہ ایک انسپکٹر سے زیادہ نہ ہو کافی ہو سکتا ہے جو گورنمنٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈون مین واسطہ و ذریعہ ہو۔ گورنمنٹ کے احکام متعلق تعلیم ڈسٹرکٹ بورڈ کو پہنچاوے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کی رپورٹ گورنمنٹ مین پیش کرے۔ اسکے ذریعہ سے گورنمنٹ ہر ایک کارروائی ڈسٹرکٹ بورڈ و لوکل بورڈ پر مطلع و نگران رہے۔ اور وقتاً فوقتاً امور لایق معلومات و ترمیم سے انکو مطلع کرتی رہے۔ یہ عہدہ دار انڈر سکرٹری کا اسسٹنٹ ہو۔ یا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سکرٹری کہلاوے۔

اس انتظام سے موجودہ تعلیم سے کئی حصہ تعلیم کا کام نکلیگا اور روپیہ کا خرچ موجودہ

خرچ سے جو پونے دو لاکھ روپہ کے قریب ہو رہا ہے بہت کم ہوگا۔

**سوال ۳۳** - کوئی ایسی تدبیر آپ سوچ سکتے ہین کہ نگرانی کے کام مین عمدہ والنٹری کا (یعنی لوگ اپنی خوشی نگرانی کرین اور امتحان لیا کرین) وسیلہ ہم پہونچے۔

**جواب ۳۳** صورت انتظام معروضہ نمبر ۳۲ سے والنٹری کے عمدہ وسایل ہم پہنچ سکتے ہین جنکو ہم عرض کر چکے ہین اور اگر موجودہ انتظام بحال رہے تو بھی صرف عزت دینے سے لایق آنریری انسپکٹر اور ایگزیمینر ملسکتے ہین

**سوال ۳۴** اسکولون مین جو درسی کتابین جاری ہین وہ کیسی ہین۔

**جواب ۳۴** موجودہ سکیم لایق ترمیم ہے ایک ترمیم تو اسمین بلحاظ مضامین ہونی چاہیے یعنی ان مضامین کی کتابون کو جو کسی درجہ کی تعلیم کے لئے ضروری و مناسب نہین (جیسے پرائمری کے لئے جغرافیہ یا اعلی درجہ کا حساب) سکیم سے نکالدینا چاہیے اور ان مضامین کی کتابونکو جو بلحاظ ضروریات ملک مناسب و مفید ہین اسمین داخل و شامل کرنا چاہیے اسکی تفصیل ہم نمبر ۲ و ۳ و ۱۰ وغیرہ کے جواب مین عرض کر چکے ہین۔

دوسری ترمیم اسمین بلحاظ زبان ہونی چاہیے وہ یہ کہ پرائمری سکولون مین عام فہم اردو زبان کو ترقی دینی چاہیے۔ انگریزی زبان مین تعلیم جب سے شروع کرائی جاے جبکہ طلباء اردو زبان کی انشا پردازی و زباندانی مین کافی مہارت حاصل کرلین۔ انگریزی زبان دانی کو زور دیا جاوے تاریخ کی پڑھائی بھی انگریزی زبان مین ہو جس سے لٹریچر کا کمال متصور ہے۔ بالفعل جو انگلاسون مین انگریزی پڑھائی جاتی ہے وہ ناکافی ہے یہی وجہ ہے کہ بہت سے انٹرنس پاس کیے ہوے چٹھی نہین لکھ سکتے اور اردو کا انگریزی مین اور انگریزی کا اردو مین بخوبی ترجمہ نہین کرسکتے۔

موجودہ کتب درسیہ مین ایک نقص یہ بھی ہے کہ اردو کی ابتدائی کتابون سے گوارو الفاظ بولنا آجاتا ہے مگر وہ عام ضروریات (دنیاوی ہون خواہ اخلاقی) روزمرہ کے

لئے کارآمد نہین ہین اور بعض مضامین اُن کتب کے عام فہم نہین ہین۔
فارسی کی ابتدائی تو تصنیف کتابین ایسے مشکل محاورات پر مشتمل ہین جو کابل و ایران کے سوائے اور جگہہ کی لوگون کے سمجہہ مین نہین آتے۔ بعض انگریزی کتابین (جیسی سکنڈ ریڈر) بہی اِس درجہ کے متعلمین کے مناسب نہین جس درجہ کے متعلمین کو وہ پڑہائی جاتی ہین۔

**سوال ۳۵** کیا سررشتہ تعلیم کے انتظام موجودہ دربارہ امتحان یا کتب ہائے درسی یا دربارہ دیگر امور کے ایسے ہین کہ مدارس خانگی کے نشو و نمائی آزادانہ مین بے جا مداخلت کرتے ہون کسی طور سے وہ فطرتی خصلت اور قابلیت کے ابہار کر روکتے ہین یا بکار آمد دیسی زبان کے ثمرہ علم ادب مین مداخلت کرتے ہین۔

**جواب ۳۵** جو کتب درسیہ مین نقص ہے وہ جواب نمبر ۳۴ مین عرض ہو چکا۔
انتظام امتحان مین یہہ نقص ہے کہ دیسی زبانون کے اکثر ممتحن خصوصاً یوروپین اُردو فارسی خوب نہین جانتے اور امتحانون مین وہ سوالات کرتے ہین جنکو کتاب سے کچہہ تعلق نہین ہوتا اُڑتی پڑتی باتین پوچہتے ہین جنمین طالب علم پابند کتاب رہ جاتے ہین۔
مڈل سکولون کا امتحان اُن لوگون کے سپرد ہے جو خود ذمہ وار تعلیم ہین ہمارے نزدیک پرایمری سکولون کی دیسی زبانون کا امتحان درصورت انتظام لوکل بورڈ وغیرہ ایک کمیٹی خاص تعلیم یافتہ لوگون کے متعلق ہو جو کمال احتیاط سے سوالات تجویز کرین اور پوری نگرانی سے امتحان لین اور درصورت قایم رہنے سلسلہ سابق کے اِس امتحان کے لئے سررشتہ تعلیم سے وہ لوگ مقرر ہون جو اُردو فارسی مین خوب ماہر ہون اور ان کے ساتہہ میونسپل کمیٹیون یا ڈسٹرکٹ کمیٹیون ممبر اور دیسی شرفاء و اہل علم بہی شامل و شریک ہون جو مدرسہ اور طلباء و مدرسین کے اصل حالات

حالات جانتے ہون۔
اور مدل سکولون کا امتحان اُن لوگون کے سپرد ہو جنکو تعلیم سے تعلق نہو عموماً امتحانون مین نقص اور بے انصافی یہہ ہے کہ جو طالب علم ایک مضمون مین بعض نمبرون کی کمی سے ناکامیاب ہون وہ سبھی مضامین مین (گو انمین پورے نمبر پاوے) ناکامیاب سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک اسمین میڈیکل کالج کا دستور جاری کرنا مناسب ہے کہ جن مضامین مین وہ کامیاب ہو جاوے کامیاب سمجھا جاوے جنمین ناکامیاب رہے خاصکر ان مین فیل تصور ہو کر اگلا دوبارہ امتحان لیا جاوے۔
سررشتہ تعلیم کے انتظامات و تعلیمات کتب درسیہ سے مدارس خانگی کے نشوونما ارادانہ مین بیجا مزاحمت و مداخلت ہوتی ہے اور اس سے فطرتی خصلت و قابلیت کے ابھار کو سخت روک ہوتی ہے اور سررشتہ تعلیم کا تصنیف و تالیف کو اپنے محکمہ سے خاصکر رکھنا اور اگر کوئی دوسرا لایق آدمی یہہ کام کرے تو اسکی قدر نہ کرنا کارآمد دیسی زبان کے ثمرہ علم ادب مین خلل انداز و مزاحم ہے۔
اسمقام مین اور نمبر ۲ و ۳۲ وغیرہ مین جو دیسی شرفا و علما سے مدد لینے کا ہمنے ذکر کیا ہے اسمین ایک بات نہایت لایق توجہہ ہے (جسکے طرف شاید اسوقت تک کسیکی توجہہ نہین ہوئی) وہ یہہ کہ جن لوگون کو دیسی شرفا و علما سے ڈسٹرکٹ کمیٹیون یا منتظم یا تعلیمی کمیٹیون کا ممبر بنایا جاوے انکی صورت معاش کو بھی دیکھا جاوے اگر وہ رئیس و زمیندار و مالدار ہون تو اُن سے بلا تکلف بلا معاوضہ آنریری طور پہ کام لیا جاوے اور اگر وہ ایسے صاحب وسعت نہون صرف علم و عقل و شرافت خاندانی کا سرمایہ رکھتے ہون تو ان کو اس قدر ضرور مدد دیجاوے جسمین وہ فکر معیشت سے فارغ البال ہو کر سرکاری کام مین مدد دے سکین ایسا نہو کہ جب وہ سرکاری کام مین مصروف ہون تو انکے دل مین یہی خیالات رہین۔ ہمارے بچے ہمارے بال بچے کیا کہا مین گے

جیسے کسیکا قول ہے ؎ شب چو عقد نماز بربندم ۔ چہ خورد بامداد فرزندم ۔ اور اسوقت ملک مین ایسے بہت اشخاص ہین کہ انکو علم و عقل اسقدر حاصل ہے کہ تعلیم کے علاوہ اور امور سلطنت مین بہی مشیر ہونیکی لیاقت رکہتے ہین اور ہر امر مین عمدہ رائے دیسکتے ہین مگر اُن کو وسعت اِس قدر نہین ہے کہ بلا تکلف کسی عام جلسہ مین شریک ہوسکین اور جلسہ کے مناسب لباس سواری وغیرہ سامان بہم پہنچا سکین ان کو ایسی حالت مین بلا معاونت ممبر بنا کر عزت دینا اور لٹا رسوا اور تنگ کرنا ہے ۔

سوال ۳۶ ہندوستان کی اکمل تدبیر تعلیم مین آپ کے نزدیک کونسا کون جزو ایسا ہے جسکو سرکاری یا دوسرے شخص اپنے متعلق کرلے تو مناسب ہو ؟

جواب ۳۶ ۔ صرف زر اور نگرانی (اِس تفصیل سے جسکا بیان نمبر ۳۲ مین معروض ہوا ہے) سرکار اپنے ذمہ رکہے اور انتظام ویسے اشخاص کے سپرد کرے تو تعلیم کی تدبیر اکمل ہوگی ۔

سوال ۳۷ ۔ اسکولون یا کالجون کے انتظام صریحی سے اگر گورنمنٹ اپنے ہاتھ کہینچ لے تو فرمائیے کہ اشاعت تعلیم پر اور امورات مختص المرام کے لئے کوشش ہائے مختص المقام اور شراکت پر بہروسہ رکہنے کے خیال کی ترقی پر کیا اثر ہوگا ۔

جواب ۳۷ ۔ عمدہ اثر ہوگا بشرطیکہ شرائط معروضہ نمبر ۳۲ و ۳۵ وغیرہ کا لحاظ رہے ۔ اور اگر شروط مذکورہ کا لحاظ نہ کیا جاوے تو حالت موجودہ کے لحاظ سے ہم گنہ ویسی اشخاص اور لوکل باڈیز پر بہروسہ رکہنے اور انکی کوشش ذاتی سے تعلیم کی ترقی ہونے بلکہ اصل تعلیم باقی رہنے کی امید و یقین نہین کرسکتے ۔

سوال ۳۸ جسحالت مین کہ گورنمنٹ سکولون یا کالجون کے انتظام صریحی سے ہاتھ کہینچ لے اسوقت آپ کو یہ خوف ہو کہ کسی قسم کے مدارس کا طریقہ تعلیم خراب ہوجاوے اور اگر آپ ایسا خیال کرتے ہین تو اُس نتیجے کے روکنے کی کونسی تدبیر آپنے سوچی ہے ۔

**جواب ۳۸** - بلا اعانت و نگرانی گورنمنٹ سکولون کالجون سے ہاتھ کھینچ لیگی تو کسیکی شراکت و کوشش پہ بہروسا کرنیکی کوئی وجہ نہین ہے اور نہ اسکا کچھ اثر ہوسکتا ہے ہان اعانت و نگرانی سے ہر طرحکا بہروسہ ہوسکتا ہے چنانچہ نمبر ۶ کی جواب میں معروض ہوچکا ہے۔

**سوال ۳۹** - گورنمنٹ کے کالجون اور سکولون کے طریقہ تعلیم مین فرایض و اصول اخلاقی کے تعلیم مقررہ کو کوئی دخل ہے کوئی تجویز آپ کو اس بارہ مین بیان کرنی ہی۔

**جواب ۳۹** - ابتک تعلیم فرایض و اصول اخلاق کو تعلیم مقررہ مین دخل نہین ہوا اسکا ثمرہ یہہ ہے جو لوگ صرف سرکاری سکولون مین تعلیم پاتے ہین وہ اکثر والدین کے ادب اور استاد کی فرمانبرداری حکام کی اطاعت سے بے پرواہ ہین لہذا تعلیم فرایض و اصول اخلاق کا جزو تعلیم ہونا نہایت ضروری ہے بلکہ اگر اس تعلیم کے ساتھہ تعمیل فرایض کی رغبت یا اجازت دیجاوے مثلاً مسلمانون کو اوقات نماز پہ نماز پڑہنے کی اجازت ملی اور ہندؤن کو انکے اپنے طور پہ خدا کو یاد کرنے کی اجازت ملی تو یہہ امر انکی درستی اخلاق کا زیادہ تر باعث ہوگا

اسوقت پر جو بعض سکولون اور دفترون مین طلبا اور ملازمون کو نماز وغیرہ فرایض ادا کرنیکی اجازت نہین ملتی بلکہ بعض لوگون پہ ہیڈ ماسٹرون اور افسرون کی طرف سے سختی ہوتی ہے یہہ امر کمال تنفر المذاہب کا جو مذہب کے پابند ہین باعث ہی۔

ہمنے سنا ہے کہ ٹکسٹ بک کمیٹی کو اب اصول اخلاق و فرایض کے تعلیم کیطرف توجہ ہوئی ہے مگر ہمارے خیال مین ٹکسٹ بک کمیٹی کی تجویز فیصلہ ہونیسے پہلے بذریعہ اشتہار تجویزات ٹکسٹ بک کمیٹی مین عام رائے حاصل کرنا مناسب ہے ورنہ ان کتابون کا عام پسند ہونا محل شک ہی۔

**سوال ۴۰** آپ کے صوبہ کے سکولون اور کالجون مین طلبا کی ترقی تواے جسمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah.


کی تدبیر کیگئی ہے اس امر مین کچھہ فرمائینگے ؟

**جواب ۴۰** کسیقدر اور کہین کہین کرکٹ ہیچ ہے اسمین اگر بلحاظ حالت طاقت وفراغت وضبط اوقات طلبا زیادتی کیجاوے تو مناسب ہی۔ جن طلبا مین اصل خلقت یا تنگی معیشت کے سبب طاقت نہین یا انکو اوقات خواندگی کے علاوہ فکر معیشت کے سبب فراغت نہین ملتی یا پڑہنے اور کھیلنے مین انکو ضبط اوقات نہین ان کے لئے ریاضت بلا فایدہ مشقت ہے۔

**سوال ۴۱** جس مین سے کہ آپ واقف ہین اسمین لڑکیون کے لئے کوئی دیسی مدرسہ ہے اور اگر ہے تو اسکا کیا طور ہے۔

**جواب ۴۱** لڑکیون کے دیسی مدارس اس قسم سے (جسکا بیان بجواب نمبر ۴ مدارس قسم اول و دوم مین ہوچکا ہے) بہت ہین ملاؤن کی بیویان اپنے گہرون پر لڑکیون کو قرآن مجید وغیرہ مذہبی کتابین (اور کم کم فارسی) فیس لیکر پڑہاتی ہین اور اکثر شرفاء خاص اپنے گہرون پر اپنی لڑکیون کو آپ یا اُنکے مستورات یا اُستانیان ملازم رکہکر پڑہاتے ہین اور ان خاص مدارس مین قرآن شریف و فارسی و عربی کی بہی تعلیم ہوتی ہے۔

**سوال ۴۲** کس قسم کی ترقی لڑکیون کے لئے اسکول قایم کرنیمین سررشتہ تعلیم نے کی ہے اور کس قسم کی تعلیم اُن مین دیجاتی ہے ؟ یا کیا ترمیمات آپ اس مین تجویز کرسکتے ہین ؟

**جواب ۴۲** لغایت ۴۲ سررشتہ تعلیم نے پرانے مدارس زنانہ اور پرانی تعلیم کو کسی قسم کی ترقی نہین دی۔ نئے سکولون کو (جو سررشتہ تعلیم کی ترغیب سے قایم ہوے ہین یا مشنری لوگون نے قایم کئے ہین) ترقی دی ہے جسکا اثر اور فایدہ عام لوگون کو نہین پہنچا اور پہنچ سکتا ہے۔

ہمارے نزدیک موجودہ تعلیم اور انتظام زنانہ دیسی مدارس کا بالکل قابل ترمیم ہے اس انتظام

وتعلیم میں خواہ کیسی ہی لایق نارمل سکولون کی تعلیم یافتہ مدرس عورتین بہم پہنچائی جائین خواہ کتنا ہی روپیہ امداد وعطیہ مین صرف کرین اور کتنا ہی شوق لیڈیان ظاہر کرین اسملک مین لڑکیون کی تعلیم کی اشاعت عام ممکن نہین ہے اس ملک کے لڑکون کی حالت تعلیم ابہی یوروپ کی سی نہین ہوئی تو لڑکیون کیحالت ویسی کیونکر ہوسکتی ہے۔ عورتین ہمیشہ مردون کی تابع ہوتی ہین اور بحکم فطرت ایسا ہی ہونا چاہئے اور جسحالت مین ابہی لڑکون کی تعلیم حد تکمیل کو نہین پہنچی تو لڑکیون کی جو انکے تابع ہین تکمیل وعام اشاعت کیا ضروری ہے اور کیونکر ہوسکتی ہے۔

اگر ہم لڑکیون کی تعلیم مین کامل کردینگے تو ان کے لئے تعلیم یافتہ لڑکے کہان سے لادینگے اور ساتھ کا ساتہہ لڑکونکا تعلیم پانا اور دونوں کا عدد میں برابر ہونا ایک موہوم امر ہے۔ ممکن ہے کہ برابری ہو۔ اور یہہ بہی ممکن ہے کہ بہت سی لڑکیون کو انکے برابر لڑکا میسر نہ آوے لہذا لڑکیونکی تعلیم کیطرف اُسوقت پورا زور دیا جاوے جبکہ لڑکون تعلیم عام اور کافی ہوجاوے۔

ہان یہہ بات لایق تسلیم وتوجہ ہے کہ اُسوقت تک لڑکیونکو محض مہمل وبیعلم وبے تہذیب چہوڑنا بہی خلاف مصلحت ہے مگر اسکی تدبیر وعلاج یہ نہین ہے جو سررشتہ تعلیم نے سوچا ہے بلکہ اسکا علاج وتدبیر یہ ہے کہ قدیم مدارس زنانہ کو گورنمنٹ روپیہ سے مدد دے اور ان مدارس مین مشاورت ومعاونت دیسی شرفاء وعلماء سے اور مضامین تہذیب وشایستگی کو زیادہ کرے مگر انکی نگرانی مین یوروپین اشخاص کو (مرد ہون خواہ لیڈیان) ہرگز دخل نہ دے اور دیسیون مین بہی کوئی مرد زنانہ مدارس کو نہ دیکہے انکی تعلیم وتہذیب کا امتحان نتائج امتحان پر منحصر رکھا جاوے اور جو لوگ کوئی قید یا بندش کو گوارا نہ کرین انکو بالکل آزادی دیجاوے۔ انکی سابق تعلیم عربی وفارسی کو تہذیب وشایستگی کے لئے کافی سمجہا جاوے اور اسکا تجربہ بھی نتائج امتحان سے حاصل کیا جاوے۔

**سوال ۴۷** علاوہ اُن نقصانات کے جو آپ بیان کر چکے ہین کونسا بڑا نقص طریقہ تعلیم مین چلا آتا ہے جو تجربہ سے معلوم ہوا ہے؟ ایسے نقصانات کا کیا علاج آپنے سوچا ہے؟-

**جواب ۴۷**-تعلیم مین ایک یہہ بھی نقص ہے کہ دیہاتی مدارس کی تعلیم کے لئے مڈل سکول مین تعلیم پانیکا کوئی عام طریقہ و ذریعہ قایم نہین کیا گیا صرف خاص حالتون مین میونسپل کمیٹیون وغیرہ کی مدد سے بعض دیہاتی لوگ مڈل سکولون مین تعلیم پاتے ہین اور دیہاتی مڈل سکولون مین انگریزی کی تعلیم نہین ہوتی-ان سکولون مین تعلیم انگریزی کو ایسا ہی زور دیا ہے جیسا کہ جواب نمبر ۳۴ مین معروض ہوا ہے-

اور ملازمت کا امتحان پاس کرنیوالون کے لئے بھی انگریزی تعلیم کا کوئی بندوبست نہین رکھا گیا انکے لئے اڈلٹ سکول مقرر کرنے چاہئین-

**سوال ۴۸** خرچ کا کوئی ایسا حصہ جو گورنمنٹ اعلی درجہ کی تعلیم کے لئے تمہارے صوبہ مین خرچتی ہے غیر ضروری ہے-

**جواب ۴۸** ٹریننگ کالج-نارمل سکول اور بعض جگہہ کے ہائی سکول جہان طلبا کم ہین اور ضرورت نہین انکا خرچ فضول ہے اور محکمہ ٹرنسلیٹر کا خرچ بھی فضول ہے اور کتب کی تصنیف و ترمیم و طبع پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ بھی اکثر فضول ہے-

جو کتاب سررشتہ تعلیم کے اہتمام سے ترجمہ یا تصنیف ہوتی ہے اگر وہ دیسی لایق اشخاص کے اہتمام سے تھوڑے سے انعام کی ترغیب سے ترجمہ ہو تو اس پر خرچ کم ہو اور کام عمدہ انکے نون مین اُردو کی پہلی دوسری کتابون مین چند ابیات ملانیکے لئے جس قدر روپیہ خرچ ہوا ہے اور جس کے لئے سررشتہ تعلیم کے ایک عہدہ دار کو دہلی سے بلایا گیا ہے اور انکی تنخواہون اور سفر خرچ کا بوجھ پڑا ہے-اِس قدر روپیہ دیسی اشخاص سے ابیات شامل کرانے پر صرف نہ ہوتا-ایک اشتہار اُن ابیات کے لئے جاری کیا جاتا تو بیسون لایق اشخاص بغرض انعام یا صرف نام آوری کے لحاظ سے سیکڑون عمدہ اشعار بنا کر بھیجدیتے-

اور جو کتابین سررشتہ تعلیم کے اہتمام سے بہت لاگت سے طبع ہوتی ہین پھر سخت اور گران قیمت سے طلبار کو مجبور ہوکر خریدنی پڑتی ہین پھر وہ نئے سوج منسوخ ہوکر دوبارہ تالیف وطبع ہوتی ہین - پھر وہ اُن بیچارہ طلبار کو مجبوراً خریدنی پڑتین ہین اسمین بہت سا روپیہ (سررشتہ تعلیم کا نہ سہی) ملک کا برباد ہوتا ہے -

اگر وہ بجائے اسکے ان کتابون کا چھاپنا دیسی تاجرون کے سپرد کرین تو اسمین سرکار کو کاپی رایٹ کا فایدہ ہو اور ملک کا یہہ فایدہ کہ کتابین کم لاگت سے چھپین اور کم قیمت سے لوگون کو ملین -

**سوال ۴۹** - کیا ایسے مقامون مین مدارس سرکاری قایم کئے گئے ہین جہانکہ ایسے مدارس ماقبل موجود تہے جو امداد سرکاری یا اور کسی مدد کے ذریعہ سے لوگون کے احتیاجات تعلیم کو اچھی طرح رفع کرسکتے تہے ؟ -

**جواب ۴۹** - بیشک اکثر مقامات مین ایسے دیسی مدرسہ موجود تہے کہ اگر انکو مدد دیجاتی تو اُن سے تعلیم کا کام خوب نکلتا - مگر سررشتہ تعلیم نے انکو مدد نہین دی اور نئے سکول قایم کئے یا اُن مشنری سکولون کو مدد دی جو احتیاج تعلیم کو اچھی طرح رفع نہین کرسکتے تہے -

**سوال ۵۰** کیا اس بیان مین کچھ صداقت ہے کہ افسران سررشتہ تعلیم صرف اعلی درجہ کی تعلیم کی جانب زیادہ توجہ کرتے ہین ؟ اگر سررشتہ تعلیم مین اور زیادہ ایسے اشخاص داخل کئے جاوین جنہون نے مدارس کے انتظام کرنے اور تعلیم دینے کے فن مین عملی تعلیم پائی ہو تو اس کا نتیجہ بہتر ہوگا یا نہین ؟ -

**جواب ۵۰** یہہ سچ ہے کہ جس قدر سررشتہ تعلیم کی توجہ ہے (گو برائے نام ہے) اعلی تعلیم کیطرف زیادہ مایل ہے ابتدائی تعلیم کیطرف کم ہے -

بیشک اگر دیسی شرفار اہل علم انکے ساتہہ شامل ہون تو انکی توجہہ سے ابتدائی تعلیم کو

بہی پورا فایدہ ہوگا۔ بشرطیکہ انتظامات سابقہ کی ترمیم عمل مین آوے اور دیسی شرفا کو پورے پورے اختیارات دئے جاوین جیسا کہ جواب نمبر ۷ و ۳۲ وغیرہ مین عرض ہو چکا ہے

**سوال ۵۱** کیا مانیسٹرون کا طریقہ تمہارے صوبہ مین نافذ ہے؟ اگر نافذ ہے تو اس سے کیسی کارروائی ہوتی ہے؟

**جواب ۵۱** ۔ مانیٹرون کا دستور کم کم ایبٹ آباد وغیرہ وغیرہ مین ہے اور یہ طریق مدرسہ اور طالب علم دونون کے لئے مفید ہے۔

**سوال ۵۲** ۔ کیا یہہ رغبت پائی جاتی ہے کہ مدارس ابتدائی کو بغیر ضرورت کے اور انکی کامل ترقی پر پہنچنے سے پہلے مدارس درجہ دوم بنا دیوین؟ کیا ایسی رغبت کے روکنے کے لئے تجاویز کرنی چاہئین؟ اگر تجاویز کرنی چاہئین تو کیا تجویز؟

**جواب ۵۲** ۔ پرائمری سکولون کو بلا ضرورت مڈل بنانیکی رغبت نہین ہے ہان یہہ رغبت ہے کہ جہان پرایمری سکولون کے طلبا کامل اور کامیاب ہوکر مڈل کی تعلیم چاہین وہان انکی تعلیم کے لئے مڈل سکول بنائے جاوین یا جہان مڈل سکول موجود ہون انکو وہان جاکر پڑہنے مین مدد ملے وہ لوگ مڈل کی تعلیم سے محروم رہتے ہین۔

**سوال ۵۳** کیا فیس کی شرح مدرسون اور کالجون مین طالب علمون کے ابوین اور ولیون یا محافظون کے وسایل یا آمد کے مطابق رکہنے چاہئے۔

**جواب ۵۳** فیس کے شرح مدرسون اور کالجون مین طالبعلمون کے وارثون کی حیثیت کے مطابق بدلنے چاہئے چنانچہ نمبر ۱۳ و ۲۱ کے جواب مین ہم عرض کر چکے ہین۔

**سوال ۵۴** ۔ کیا تعلیم اعلی کی خواہش تمہارے صوبہ مین اس درجہ کو پہنچی گئی ہے کہ اس سے معلم کو جسکا پیشہ تعلیم ہو کچہہ فایدہ ہو سکتا ہے کیا کسی رتبہ والے اشخاص نے اپنے گذارہ کے لئے مدارس کہولے ہین۔

**جواب ۵۴** ہنوز اعلی تعلیم کی خواہش اس حد کو نہین پہنچی کہ اگر کوئی معلم مدرسہ

کہولے تو عام و خاص فیس دیکر اسمین پڑہین اور اس تعلیم کے ذریعہ سے اسکا گذارہ چلے جسکی بڑی قوی وجہ یہہ ہے کہ سرکاری سکولون کی تعلیم انکو ارزان ملتی ہے اور شہری سکولون مین بہی اس سے ارزان - ان دونون قسم مدارس کا زور کم ہوجاوے تو اس امر کا امتحان ہوسکتا ہے علاوہ اسکے بالفعل اسلاک کی حالت ابہی ایسی نہین ہوئی خصوصًا مسلمانون کی کہ فیس دیکر ہائی تعلیم حاصل کرین بعض ہندو ایسی حالت رکہتے ہین وہ بہی ہائی تعلیم کو حاصل کرتے ہین چنانچہ نمبر ۲۲ کے جواب مین عرض ہوا ہائی تعلیم مین انکا حال بہی ابہی ایسا ظاہر نہین ہوا-

**سوال ۵۵** کون سے قسم کے مدارس کے لئے یہہ قاعدہ نافذ کرنا چاہئے کہ امتحانون کے نتائج کے مطابق امداد عطا کرنی چاہئے ؟ وہ کون سی شرایط ہین جس سے یہہ طریقہ قرین انصاف اور مفید ہوجاوے ؟-

**جواب ۵۵** نتائج پر اُن مدارس کو امداد عطا ہونی چاہئے جو کمزور ہون اور اُن سے نفع کی امید زیادہ ہو- شرط یہہ کہ انکو کافی مدد نہ پہنچتی ہو اور نتائج عمدہ ظاہر ہوتے ہون جنکو عمومًا ملک بلا نقصان تسلیم کرے -

**سوال ۵۶** تمہارے نزدیک کون سی قسم کے مدارس کے لئے یہہ قاعدہ اچہی طرح سے نافذ ہوسکتا ہے کہ سندیافتہ معلمون کی تنخواہ کی صورت مین امداد سرکاری دیجاوے اور کونسی شرایط کے ساتھ تم اس طریقہ کو اچہا کہتے ہو؟

**جواب ۵۶** امداد دینے مین مدرس کے سندیافتہ ہونیکا لحاظ ضرور نہین اس باب مین ان ہی ضرورتون اور شروطون کا لحاظ مناسب ہے جنکا بیان نمبر ۱۹ مین ہوا-

**سوال ۵۷** معمولی عوارض مین تمام درجون کے مدارس اور کالجون کی صورت مین

---

† سوال کا مطلب یہ ہے کہ مدد مین ایک مدرس سندیافتہ کی تنخواہ دیجاوے حاصل جواب یہہ کہ سندیافتہ مدرس کی تنخواہ کی کچہہ خصوصیت نہین مدد کا روپیہ جاہے خواہ کسی محل مین صرف کرین -

زر امداد سرکاری کو کل اخراجات سے کیا نسبت ہونی چاہئے۔

**جواب ۵۷** اُن نئے دیسی مدارس کو جنکی بنیاد قائم و مستحکم نہ ہو اور اُن سے ملک کو فایدہ پہونچنے کی امید ہو کُل اخراجات کے دو ثلث سے زیادہ مدد ملنی چاہئے اور جن پُرانے مدارس کا استحکام ہو چکا ہے اور اُن سے فایدہ پہنچتا ہے انکو کُل اخراجات کا ایک ثلث کافی ہے بشرطیکہ وہ سرکاری خرچ سے (جو سرکاری سکولون مین) طالبعلمون پر خرچ ہوتا ہے زیادہ نہو جائے

**سوال ۵۸** تمہارے نزدیک کالجون اور مدرسون کی صورت مین جداگانہ ایک معلم زیادہ سے زیادہ کس قدر طالبعلمون کو کافی طور سے تعلیم دیسکتا ہے۔

**جواب ۵۸** پرایمری سکولون مین ایک گھنٹہ مین ۱۵ طلباء کے مڈل مین ۱۵ سے ۲۵ تک اپر مین ۳۰ سے ۳۵ تک اور کالج مین ۵۰ تک کے لئے ایک ایک اوستاد کافی ہے مگر اس سے پرانے دیسی مدارس (اگر انکو سرکاری مدد ملے) مستثنی رہنے چاہئے اِن مدارس کی تحدید طلباء اِن ہی کے منتظمون کی راے پر ہونی چاہئے جیسا کہ جواب نمبر ۱۹ مین عرض ہوا۔

**سوال ۵۹** تمہاری راے مین کالج کی فیس سہ ماہی ادا کرنی چاہئے یا ماہواری۔

**جواب ۵۹** ماہواری فیس وصول ہونی چاہئے۔

**سوال ۶۰** مذہبی غیر طرفداری کے اصول کے لفظی معنی لئے جاوین تو کیا اُس سے یہہ لازم آتا ہے کہ گورنمنٹ اسکولون اور کالجون کے صریح انتظام سے دست بردار ہو جاوے۔

**جواب ۶۰** گورنمنٹ کا کالجون سے اور سکولون سے دست بردار ہو جانا مذہبی غیر طرفداری کا مقتضا و لازمہ نہین ہے بلکہ اگر گورنمنٹ سکولون اور کالجون سے دست بردار ہو جائے اور اُن کالجون و سکولون کو کافی مدد دیکر دیسی شرفاء کے حوالہ نہ کرے اور شہری لوگون کے حوالہ کردے تو اسمین غیر طرفداری کے برخلاف طرفداری کا خیال پیدا ہوگا

اور خصوصًا مسلمانون کو اِس سے بڑا صدمہ پوہنچیگا جو پہلے سے مشنری سکولون سے متنفر ہین اور سرکاری سکولون سے بہی بدون معاونت سرکار تعلیم پانے کی طاقت نہین رکہتے ہین۔

**سوال ۶۱** کیا تم خیال کرتے ہو کہ عہدہاے یونیورسٹی پروفیسران کا قایم کرنا تعلیم اعلی کی نوعیت کو ترقی دینے مین کوئی کارآمد اثر پیدا کریگا۔

**جواب ۶۱** اگر اس سوال سے یہہ مراد ہے کہ یونیورسٹی تعلیم کا کام بہی اپنے ذمہ لے جیسکیہ یوروپ مین ہے اور اپنے ماتحت کالج مقرر کرکے انہین پروفیسر مقرر کرے جیسا کہ پنجاب یونیورسٹی کا حال ہے تو جواب یہہ ہے کہ بیشک ایسا کرنا اعلی تعلیم کی نوعیت کو ترقی دینے مین موثر ہوگا۔ اسکے سوائے اگر اس سوال کا کوئی اور مطلب ہے تو ممبران انجمن ہمدرد اسکو نہین سمجہ سکتے۔

**سوال ۶۲**۔ کیا یہہ مناسب ہے کہ ایک جماعت سے دوسری جماعت مین ترقی دینا تعلیم کے کسی درجہ مین ان پبلک امتحانون کے نتیجون پر منحصر ہو جو تمام صوبہ مین لئے جاوین۔ کن صورتون مین یہہ امر قابل ترجیح ہے کہ جماعت کی ترقی افسران مدارس کے رائے پر چہوڑی جاوے۔

**جواب ۶۲** بیشک عموًا نتائج امتحان پر ترقی جماعتون کی مناسب ہے اور اگر مہتممون اور معلمون کی رائے سے خاص لایق متعلمون کو بدون پاس ہونے ادنی درجہ کے اعلی جماعت مین ترقی دیجاوے تو یہہ امر بہی ناواجب نہین ہے۔ خصوصًا اُن متعلمون کو جو ایک کلاس کی لیاقت رکہتے ہین مگر وہ کسی عارضی سبب سے (جیسے چند نمبرون کا کم ہوجانا) پاس نہین ہوئی۔

**سوال ۶۳** کیا تمہارے صوبہ کے کالجون اور اسکولون مین باہمی ایسا کوئی انتظام ہے کہ جو طالب علم ایک مدرسہ سے نکالا جائے یا اسکو ناواجبی طور سے چہوڑ دیوے تو اسکو اور مدرسہ مین داخل نہ کیا جاوے۔ اس بارہ مین تم کون سی تدابیر پیش کرتے ہو؟۔

**جواب ۶۳** بعض جگہہ مین قاعدہ جاری ہے مگر ایسا قاعدہ عام نہین ہونا چاہئے بلکہ اسباب مین مہتممون اور معلمون کی راے پر عمل درامد ہونا چاہیئے کہ جسکو مہتمم اپنے مدرسہ مین داخل ہونے کے لایق سمجھین اور ہونہار خیال کرین اسکے قصور سابق کو معاف کرکے مدرسہ مین داخل کرلین۔

**سوال ۶۴** اگر گورنمنٹ عموماً اعلی درجون کے مدرسون کے انتظام صریح سے ہاتھہ کھینچ لے تو تم مناسب سمجھتے ہو کہ وہ اپنے انتظام صریح مین ہر ایک صوبہ مین ایک کالج رکھے جو اور کالجون کے لئے نمونہ ہو۔ اور اگر تمہاری یہہ راے ہے تو کن شرایط اور بندشون کے ساتھہ؟

**جواب ۶۴**۔ درصورت دست برداری نمونہ قایم رکھنے کی کچھہ ضرورت نہین نمونہ کا کام ہدایات اور نگرانی گورنمنٹ اور پنجاب یونیورسٹی سے نکلسکتا ہے۔

**سوال ۶۵**۔ تم یہہ امر کس قدر ضروری سمجھتے ہو کہ درجہ بی اے کی تعلیم دینے کے لئے یوروپین پروفیسر رکھے جاوین؟

**جواب ۶۵** تعلیم زبان انگریزی مین بیشک بی اے کلاس کے لئے یوروپین پروفیسر رکھنے چاہیئے

**سوال ۶۶**۔ کیا یوروپین پروفیسرون کالجون مین جو دیسیون کے انتظام مین ہین نوکر رکھے جاتے ہین یا انکو نوکر رکھے جانیکا احتمال ہے

**جواب ۶۶**۔ اب تک ہماری صوبہ مین ایسے سکول کالج دیسی قایم نہین ہوے جہان یوروپین پروفیسر رکھنا ہو

**سوال ۶۷**۔ کیا تمہارے صوبہ کے خاص حالت کے حالات یا عوارض ایسے ہین (مثلاً مسلمانون کے) کہ انگریزی تعلیم کی صورت مین انکے لئے علیحدہ انتظام کرنا

**جواب ۶۷** بیشک مسلمانون کے حالات ایسے ہین کہ اُن کے لئے تعلیم انگریزی کا خاص انتظام کیا جاوے جسکی صورت یہہ ہے کہ مسلمانون کے لئے جو اعلی تعلیم کا ارادہ رکھین رعایتی وظیفہ سرکاری سکولون اور کالجون مین مقرر ہون یا یہہ کہ دیسی شرفا اہل وجاہت کو خاص مسلمانون کی تعلیم انگریزی کے لئے مدارس قایم کرنیکی رغبت دلائی جاوے اور انکو خاص طور پر کافی مدد دی جاوے۔ اس خاص مدد دینے کا مسلمانون کو کوئی فاتی استحقاق نہین۔ بلکہ یہہ گورنمنٹ کا مشفقانہ و مربیانہ فرض ہے جسکے مطابق

گورنمنٹ نے یورشین اقوام کی تعلیم کے واسطے خاص مدد دی ہے یورشین کا بھی کوئی خاص حق نہ تھا کیونکہ مذہب کے رو سے رعایت کرنا تو گورنمنٹ کا شیوہ ہی نہیں ایسا ہی بعینہ مسلمانون کا حال ہے۔ مسلمان اور یورشین اس رعایت مین مساوی حق رکھتے ہین۔ گورنمنٹ کی اس فیاضانہ فرض سے بہت سے اشخاص باوجود کسی خاص حق نہونیکے گورنمنٹ سے مدد پاتے ہین جیسے شفاخانون میں بیمار غریب خانون مین یتیم مخلوق اور غور کیا جاوے تو جس قدر روپیہ عام تعلیم پر خرچ ہوتا ہے وہ اس فیاضانہ پالسی پر مبنی ہے۔

(۲) ان حالات کے باعث بہت امور ہین از انجملہ مسلمانون کا ابتدائی حالت مین تعلیم انگریزی کی ضرورت سے واقف نہ ہونا اور سرکاری سکولون اور کالجون کا کم ہونا اور مشنری سکولون کا مذہبی تعلیم کو جزو تعلیم ٹھہرانا اور مسلمانون کا مذہبی خیالات کا (جسمین کسیقدر اوہام بھی مخلوط ہین) پابند رہنا اور یوں فیوں خاندانی مسلمانون کا مفلس ہوتے جانا جسکا ایک سبب یہہ بھی ہے کہ تعلیم انگریزی سے محروم رہنے کے سبب وہ اعلی ملازمت سرکاری سے محروم ہین وعلی ہذا القیاس

(۳) ان حالات کی رعایت ابتک کچھہ نہین کیجاتی مگر بنظر شفقت مربیانہ گورنمنٹ کی رعایت ہونی چاہئے اس تفصیل سے جو اس دفعہ کے فقرہ اول مین عرض کیگئی

**سوال ۶۸**۔ گورنمنٹ کی طرف سے یہہ فعل کہان تک قرین انصاف ہوسکتا ہے اگر ان مقامون مین جہان دو دو مدرسے مدرسہ موجود ہین لیکن ایک مدرسہ مین جانیسے کوئی جماعت اشخاص اس سبب سے اعتراض کرتی ہے کہ اس مدرسہ مین مذہبی تعلیم ہوتی ہے گئی موجودہ کالجون اور مدرسون کے انتظام سے دست کشی کرلی۔

**جواب ۶۸** گورنمنٹ کا موجودہ کالجون اور مدرسون سے ان مقامات مین جہان مشنری سکول ہین سوائے اسکے کہ انکو دیسی شہ فاء کے حوالہ کرے اور روپیہ سے بھی

کافی مدد دے دست بردار ہوجانا بالکل قرین مصلحت و انصاف نہ ہوگا۔

**سوال ۶۹** کیا وہ کالج اور مدرسہ جو دیسیون کے انتظام مین ہین اس قسم کے اُن کالجون اور سکولون کے ساتھ مقابلہ کر سکتے ہین؟

**جواب ۶۹**۔ بالفعل ہمارے صوبہ مین کوئی ایسا کالج نہین۔ بعض مڈل سکول ہین جو ماٹر تعلیم ہین کامیابی کے ساتھ گورنمنٹ سکولون کا مقابلہ کر سکتے ہین چنانچہ بضمیمہ نمبر ۲۲ وغیرہ عرض ہو چکا ہے۔ البتہ ممالک شمال و مغرب واودہ مین مدرسۃ العلوم علیگڈھ ایسا ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم مین سرکاری کالجون کا مقابلہ کر سکتا ہے

**سوال ۷۰** کیا وہ شرایط جنکے مطابق تمہارے صوبہ مین امداد سرکاری دیجاتی ہے غیر ضروری طور سے زیادہ گران اور دقت آمیز ہین؟۔

**جواب ۷۰** بیشک وہ شرایط دقت امیز ہین جنکی تفصیل ہم نمبر ۱۹ مین کر چکے ہین۔

## کراس ایگزیمی نیشن (یعنی امتحانی سوالات جرح) جو پریسیڈنٹ نے بمقام سیلہ وکیل و سکرٹری انجمن (خاکسار) پر کئے۔

سوال (۱) آپکے دوسرے جواب مین جو آپنے ابتدائی تعلیم کی بابت رائے دی ہے کیا وہ پنجاب سے ہی متعلق ہے یا ہندوستان کے اور حصون سے بھی۔

**جواب (۱)** ہمارے اکثر ممبرون کا تجربہ صرف پنجاب مین ہی ہوا ہے لیکن چند ہم مین سے صوبہ ممالک مغربی و شمالی سے بھی واقفیت رکھتے ہین

**سوال (۲)** کیا موجودہ طریقہ تعلیم کے موافق گورنمنٹ مذہبی تعلیم دیسکتی ہے۔

**جواب ۲** مختلف مذاہب کی تعلیم پہلے گھنٹہ مین ہو سکتی ہے اگر گورنمنٹ اس بات کو ناپسند کرے تو ابتدائی اصول سکھائی جانے چاہئے نہ وہ امور جو کہ بحث طلب ہین اسمین غیر طرفداری کا کچھ خلاف نہین ہوتا۔

**سوال ۳** کیا آپ سمجھتے ہو کہ عموماً سکولون کی رپوٹین ناقابل اعتبار ہین بسبب اسکی کہ انکا ملاحظہ کامل طور پر نہین ہوتا جیسا کہ آپ نے اپنے جواب نمبر ۳۲ مین بیان کیا ہے یا صرف بعضے سکولون کے۔

**جواب ۳** چونکہ ملاحظہ کامل طور پر نہین ہوتا لہذا میرا یقین ہے کہ قریبًا تمام سکولون کی رپورٹ ناقابل اعتبار ہے۔

**سوال ۴**۔ کیا یہ بیان صحیح ہے کہ انسپکٹر لڑکون کو ملاحظہ کیواسطے دس میل تک اپنی خبر پر لیجاتے ہین۔

**جواب ۴**۔ یہ امر واقعی ہے۔

**سوال ۵**۔ کیا رپورٹون کی پڑتال اور کافی ملاحظہ طریقہ موجودہ کے روسے ممکن ہے

**جواب ۵**۔ نہین بالکل ناممکن ہے لیکن ملاحظہ کامل طور پر ہوسکتا ہے اگر دیسی صاحبون کو اس کام مین شامل کیا جاوے اور نیز انکی مناسب عزت کیجاوے +

**سوال ۶**۔ کیا یہ بیان صحیح ہے کہ انسپکٹر لوگ اُن لڑکون کی دیسی زبان جسمین کہ وہ انکا امتحان لیتے ہین نہین جانتے۔

**جواب ۶**۔ لڑکون کی زبان کو اچھی طرح نہین سمجھ سکتے اور اسی سبب سے معاینہ کافی طور پر نہین ہوسکتا۔

**سوال ۷**۔ کیا یہ بات صحیح ہے کہ اس محکمہ مین کوئی آدمی کتب مقررہ تعلیم کے ترجمہ کرنیکے واسطے یا انکو نظر ثانی کیواسطے جبکہ وہ ترجمہ ہوجاوین موجود ہے تین یہ بات بجواب اس حکایت کے جو اپنی کتب مقررہ کی نسبت کہی تھی پوچھتا ہون۔

**جواب ۷**۔ اس محکمہ مین کوئی آدمی ایسا نہین ہے جو جملہ کام کرسکے اور اس کام کیواسطے موجود ہیں

**سوال ۸** تعلیم نسوان کے بارہ مین میونی پل کمیٹیان لڑکیون کو جبکہ وہ مدرسہ مین آتی ہین کسواسطے پیسے تقسیم کرتے ہین۔

**جواب ۸**- اسواسطے کہ والدین کو اس امر کی ترغیب ہو کہ وہ اپنی لڑکیون کو تعلیم پانیکے واسطے بھیجین-

**سوال ۹**- آپ کے جواب ۴ کے لحاظ سے پوچھا جاتا ہے کہ یہہ کتابین جو سررشتہ تعلیم کے اہتمام سے چھپتی ہین انکا خط اچھا ہے یا نہین-

**جواب ۹**- اچھا ہے مگر اس پر قیمت زیادہ خرچ ہوتی ہے اور یہہ طریقہ کہ سرکار اپنی کتابون کو آپ چھاپے دیسی لوگون کے فایدہ کے مخالف ہے-

**سوال ۱۰**- جواب ۴ کے لحاظ سے پوچھا جاتا ہے کیا گورنمنٹ کتب مقررہ کا بنانا چھوڑ دے اور کافی انعام آن دیسی تعلیم یافتہ لوگون کو دے جو ایسی کتابین بنائین اور اپنے مصارف سے چھپوائین تو ایسے لوگ پیدا ہون گے-

**جواب ۱۰**- تعلیم یافتہ لوگ یقیناً مل سکین گے اور ایسی کتابین بنا سکینگے اور وہ خانگی طور پر دیسی سوداگرون سے بہ نسبت گورنمنٹ کے بہت سستے نرخ چھپوائی جائینگی اور دیسی سوداگر گورنمنٹ کو حق تصانیف بھی دینے پر راضی ہون گے- میںنے خود کتابین چھپوائین ہین اور حال جو کہ میںنے بیان کیا ہے سچ طور پر جانتا ہون-

**سوال ۱۱**- مذہبی مشکل کے لحاظ سے سوال ہے کہ یہہ تجویز کیسی ہوگی کہ گورنمنٹ مدرسون کو جنمین کسی درجہ کی مذہبی تعلیم ہوتی ہے- امداد دے- اور اس بات کی تحقیقات نکرے کہ لوگون کو کیا مذہب سکھایا جاتا ہے-

**جواب ۱۱**- اس مشکل کے دفعہ کرنیکا صرف یہی طریقہ ہے-

**ناقل** (سکرٹری وکیل انجمن) کہتا ہے کہ کمیشن تعلیم سے جو کاپی میری کراس ایگزیمینیشن کی میرے پاس آئی ہے اسمین سوال و جواب نمبر ۱۱ یہی ہے جو منقول ہوا **مگر مجھے** یہہ یاد ہے کہ جب نمبر ۱۱ کا یہہ سوال ہوا تھا کہ اگر بلا تحقیق اس امر کے کہ دیسی مدارس مین کون سی مذہب کی تعلیم ہوتی آن مدارس کو مدد دی جاوے تو یہہ کیسی ہے- **میںنے** اسکا **جواب** میںنے یہہ دیا تھا کہ اشاعت عام تعلیم کی

صرف یہی صورت ہے۔ مین نہین جانتا کہ یہہ تبدل سوال و جواب کیونکر ہوا۔ مینے اسوقت سوال کو نہین سمجہایا صاحب پریزیڈنٹ کمیشن نے میرے جواب کو اچہی طرح نہین سنا اسوقت صاحب پریزیڈنٹ انگریزی مین سوال کرتے تہے اور مین اُردو مین جواب دیتا تہا ہم مین ایک مترجم تہا شاید یہہ تبدل بیساختہ اُس سے ہوا ضمیمہ رپورٹ انجمن ہمدردی جو ذیل مین منقول ہی میری اسی یاد پر مبنی اور اسیکا مصدق ہے۔

## نقل ضمیمہ رپورٹ انجمن ہمدردی اسلامی لاہور

(جو جوابات منقولہ بالا کے تائید اور پریزیڈنٹ کمیشن تعلیم کے ایک فقرہ تقریر پر نکتہ چینی کا متضمن ہے)

حضور نے اپنی سپیچ جوابی ایڈرس انجمن پنجاب مین (جو بتاریخ یکم اگست ۱۸۸۲ء بمقام لاہور دی ہے) فرمایا ہے کہ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم ناممکن ہے" اور اسکی تائید مین آپنے فرمایا ہے کہ خرچ تعلیم مسلمانان اس آمدنی سے ادائی نہین کیا جاسکتا جو ہندؤن سے سرکار وصول کرتی ہے وعلی ہذا القیاس ہندو اور سکہہ کی تعلیم کے اخراجات اس آمدنی سے ادا نہین کئی جاسکتے جو مسلمانون کی جیب خاص سے نکلتے ہین اور فرمایا ہے اکثر عرضداشتون اور گواہون نے یہی ایما پیش کئے ہی اس مشکل کا تصفیہ از روی اصول امداد سرکاری ہوسکتا ہے وہ چاہتے ہین کہ مدد مذکور کل مدارس کو کہلم کہلا دیجاوے اور اس امر کا لحاظ نہ کیا جاوے کہ ان مدارس مین کون سے دین کی تعلیم ہوتی ہے۔

حضور کے ان اقوال کی نسبت انجمن ہمدردی بطور ضمیمہ اپنی رپورٹ سابق کے مودبانہ یہہ گذارش کرنا چاہتی ہے کہ درصورت امداد سرکاری بہی وہی مشکل باقی رہتی ہے جو حضور نے درصورت مذہبی تعلیم دینے کے سرکاری مدارس مین خیال فرمائی ہے۔ جب مشترک روپیہ (خزانہ سرکاری سے خواہ فیصدی رقم سے خواہ ڈسٹرکٹ فنڈ سی خواہ میونسپل کمیٹی سے) مختلف اقوام کے مدارس مذہبی کو بطور مدد دیا جاویگا تو پہر وہی سوال عاید ہوگا کہ مسلمانون کا روپیہ ہندؤنکی تعلیم مین کیون صرف ہوتا ہے۔ وعلی ہذا القیاس اس سوال و اشکال پیدا ہونیکی وجہ یہہ ہے

کہ جو روپیہ (منجملہ اقسام مذکورہ) تعلیم مین صرف ہوتا ہے یا آیندہ ہوگا وہ مشترک رہتا ہے کسی فرقہ یا کسی قوم کا روپیہ علیحدہ نہین رکھا جاتا -

لہذا اس اشکال و سوال کا تصفیہ (خواہ امدادی مدارس کو روپیہ دیا جاوے خواہ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم پر روپیہ صرف کیا جاوے) اسی جواب سے ہوسکتا ہے کہ مذہبی تعلیم مین جس قدر روپیہ صرف ہوگا اسمین کسی خاص فرقہ کا روپیہ اسکی مخالف فرقہ کی تعلیم مین صرف نہ ہوگا بلکہ مشترک روپیہ کل اقوام ہندو مسلمان سکھہ کے تعلیم پر صرف ہوگا جسمین کسی فرقہ کو کسی فرقہ کی تعلیم کی نسبت اعتراض کی گنجائش نہین +

اس صورت مین سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم دینا اور وہان اس تعلیم پر روپیہ صرف کرنا اور دیسی مدارس کو جو مذہبی تعلیم دین روپیہ سے مدد دینا مساوی ہے اس سوال و اشکال کے حل و رفع کرنے مین اصول امداد کو کچھہ خصوصیت نہین +

اس نظر سے انجمن ہمدردی کی یہہ رائے ہے کہ جو مدارس دیسی اشخاص قایم کرین اور اسمین مذہبی تعلیم دین انکو بلا تحقیق اس امر کے کہ وہ کیا مذہب پڑہاتے ہین فیاضی سے مدد دیجاوے اور جو مدارس سرکاری اہتمام مین ہین (خواہ آیندہ دیسی اشخاص کے سپرد ہون خواہ سرکاری اہتمام مین رہین) انمین پہلے گھنٹہ مین مذہبی تعلیم دینی چاہیے اور ایک حصہ اس مشترک روپیہ کا مختلف اقوام کی مذہبی تعلیم پر سرکاری مدارس مین صرف کیا جاوے - اس تجویز کی وجہ و ضرورت یہہ ہے کہ ملک کی حالت یہہ کہہ رہی ہے کہ ہنوز بہت اشخاص (خصوصاً اہل اسلام) ملک مین ایسے ہین جو اپنی کم وسعتی کے سبب مدارس قایم نہ کر سکینگے اور نہ سرکاری مدد لینے کے مستحق ہون گے ایسے لوگ درصورت جاری نہ ہونے مذہبی تعلیم کے سرکاری مدارس مین تعلیم سے بالکل محروم رہین گے اپنے مدارس وہ کم وسعتی سے کم قایم نہ کر سکین گے اور

سرکاری مدارس سے وہ مذہبی تعلیم نہ ہونیسے متنفر رہین گے۔ پس بالکل تعلیم سے بی بہرہ رہین گے اور چونکہ گورنمنٹ ہر ایک فرقہ سے مختلف طریقون سے ٹکس وصول کرتی ہے اسلئے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ انکو اس محرومی تعلیم سے بچاوے اور تعلیم عام کی ترغیب کے لئے سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم (جسکی وہ سب سے زیادہ قدر کرتے ہین اور دنیوی تعلیم سے اسکو مقدم جانتے ہین) میسر کردے۔

اور جو انجمن ہمدردی کے وکیل و سکرٹری (ابو سعید محمد حسین) لاہوری نے اپنی کراس ایگزیمی نیشن کی دفعہ ۱۱ مین کہا ہے کہ اشاعت عام تعلم کی ایک یہی صورت ہے کہ لوگون کو بلالحاظ و تحقیق اس امر کے کہ وہ کون سے مذہب کی تعلیم دیتے ہین مدد دیجاوے یہہ عین موافق رائے رپورٹ انجمن کی ہے مگر یہہ اسی حالت مین ہے کہ سرکاری مدارس قایم نہ رہین اور عام لوگ دیسی مدارس قا یم کرکے سرکاری مدد لین اور اگر سرکاری مدارس بدستور قایم رہین (خواہ سرکاری اہتمام مین رہین خواہ ڈسٹرکٹ بورڈز یا لوکل باڈیز کے سپرد ہون) اور اکثر اشخاص دیسی مدارس قایم نہ کرسکین تو حسب تجویز معروضہ بالا ہر ایک سرکاری مدرسہ مین اول گھنٹہ مین مذہبی تعلیم ضروریات سے ہے چنانچہ انجمن کے وکیل نے دفعہ ۲ مین اپنی کراس ایگزمینیشن کے بتصریح کہا ہے اور انجمن کی رپورٹ مین بھی جا بجا یہہ امر معروض ہوا ہے کہ سرکاری مدارس مین مذہبی تعلیم ضروری ہے۔ اور اگر اس کام کے لئے زیادتی مصارف کا خیال مانع ہو تو وہ اس طرح رفع ہو سکتا ہے کہ ہر حال مدارس ابتدائی مین پانچ پانچ چار چار کہین تین تین مدرس غالبًا ہوتے ہین اونہین مین سے ایک انتظام موافق تعداد ہندو مسلمان سکھ وغیرہ طلباء کے کرکے تعلیم مذہبی کا ذمہ دار یہی اونہین کو بنایا جاوے تو بغیر زاید خرچ کے یہہ کام چل سکیگا۔

---

# نقل ایڈریس انجمن ہمدردی لاہور

(جو پریسیڈنٹ کمیشن تعلیم کے دربار لاہور میں انجمن ہمدردی کی طرف سے پیش کیا)

انجمن ہمدردی اسلامی حضور والا کی لاہور میں رونق افروز ہونیکے لئے کمال مسرت کا اظہار کرکے اس موقع پر جب کہ سلسلہ مفید تعلیم کا جو اس انجمن کے مطالب و اغراض کا ایک اعلیٰ مقصد اور اسوقت عین مستلزم ہمدردی ہے ایسی بڑی حامی تعلیم یعنی حضور والا کی غور و توجہ سے بہرہ یاب ہو رہا ہے اور آئندہ ہونیوالا ہے تہ دل سے شکر گزار ہے۔

۲۔ انجمن نہایت ادب سے اس امر کی بھی التجا کرتی ہے کہ سوالات شہادت پر اس انجمن نے غور کرکے جو جوابات کمیشن تعلیم میں پیش کئے ہیں اور زبان اردو کی تائید میں جو ایک عرضداشت علیحدہ جسپر تقریباً ۱۴۰۰ اشخاص ہندو مسلمان باشندگان مختلف امصار پنجاب وغیرہ کے دستخط ثبت ہیں آپ ان پر کامل توجہ فرماکر اس سے عمدہ نتیجہ جو ملک کے لئے مفید اور مراسلہ حضور و نیز اعظم طبقہ ہند مصدرہ ۵ کے مطابق ہو استنباط فرمائیں گے۔

انجمن ہمدردی نہایت تمنا و دلی سے حضور والا کے مدبرانہ خیالات پر اعتماد کرکے مسلمانوں کی موجودہ حالت جو اسوقت مستحق مراحم خسروانہ و عنایات شاہانہ سرکار دولت مدار ہے پیش کرکے اس پر آپ کی خاص توجہ حاصل کرنیکی درخواست کرتی ہے۔

۴۔ ہرچند انجمن ہمدردی اس مقصد کو سوالات شہادت کے جوابات میں بعض موقعہ پر عرض کر چکی ہے لیکن اس وقت خاص میں ہی جبکہ حضور والا واسطے دریافت اصلی حالات ملک و استحکام مفید سلسلہ تعلیم کے بقریب دورہ قدم رنجہ فرمایا ہے اپنے اعلیٰ مقصد کو یاد دلانے میں تساہل نہیں کرسکتی مسلمان اسوقت بہت ضعیف و پست حالت میں ہیں اسکے باعث خواہ انکی اپنی غفلت و پست ہمتی ہو یا کوئی اور سبب ہو بہرحال مربیانہ شفقت کی نظر سے گورنمنٹ کی رعایت انپر ہونی چاہئے یعنے ان کے لئے تعلیم انگریزی کا خاص انتظام کیا جاوے جسکی صورت یہ ہے کہ جو مسلمان اعلیٰ تعلیم کا ارادہ رکھیں انکے لئے رعایتی وظائف سرکاری سکولوں اور کالجوں میں مقرر ہوں یا یہ کہ دیسی شرفا اہل وجاہت و ثروت

Digitized by Khilafat Library Rabwah.